صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 9 ستمبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 9 ستمبر 2016ء 6 ذوالحج 1437 ہجری 9 تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 207

سچے فیصلہ اور فتح مندی کی دعا

قرآن کریم میں حضرت شعیبؑ کی یہ دعا مذکور ہے۔ ہمارا رب ہر چیز کا کامل علم رکھتا ہے۔ ہم اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچ کے مطابق فیصلہ کردے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ (الاعراف:90)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔‘‘

’’ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پروا نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ (ڈائری حضرت مسیح موعود 31 جنوری 1903ء)

’’اگر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے بغیر ہوتا تو کچھ شک نہیں بڑی مصیبت ہوتی، مگر اب تو ذرہ ذرہ کی حفاظت وہ ایک ذات کر رہی ہے۔ پھر کس بات کا غم اور خوف ہے۔ اس کی قدرتیں عجیب ہیں اور اس کے تصرفات بے نظیر۔ قادر خدا کو مان کر مومن کبھی غمگین نہیں ہوتا...... دہریہ مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی زندگی اس وقت تک عمدہ اور بے خوف و خطر ہوتی ہے جب تک اس پر مصائب اور مشکلات کا حملہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب خفیف سی مشکلات بھی آ کر ظاہر ہوتی ہیں تو اس کی عقل مار دیتی ہیں اور وہ ان کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کی امید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہی نہیں اور اسباب اسے مایوس کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں ذرا ذرا سی بات خلافِ مزاج پیش آ جانے پر بعض اوقات یہ لوگ خودکشیاں کر لیتے ہیں۔‘‘

’’جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے۔‘‘ (ڈائری حضرت مسیح موعود 10۔ اپریل 1903ء)

’’یاد رکھو۔ دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے۔‘‘ (ڈائری حضرت مسیح موعود 20 مارچ 1903ء)

’’اے وے لوگو!...... یقیناً سمجھو کہ...... شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکہ لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں...... وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے ...... خود سوچ لو...... سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے؟...... یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔...... یقین خدا کو دکھاتا ہے۔‘‘

(الفضل 7 مارچ 2015ء)

دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں جو مدد دے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر تم میں سے کوئی خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت او رامداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے‘‘۔

احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا فضل عمر ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں یا ڈویلپمنٹ میں بنام صدر انجمن احمدیہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مذہب انسانوں کو اپنے پیچھے چلانے آتا ہے، خود دنیا کے یا ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے چلنے نہیں آتا۔

آج دنیا میں جو حقوق غصب ہو رہے ہیں وہ مذہب نہیں کر رہا بلکہ دنیاوی قوانین یا مذہب کے نام پر دھوکہ دینے والے کر رہے ہیں۔ آج جنگوں اور لڑائیوں کی صورت میں جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں وہ مذہب نہیں کر رہا بلکہ مفاد پرست دنیا کر رہی ہے۔ آج آزادی کے نام پر اخلاقی گراوٹیں اور فحاشی کے ہوشربا منظر مذہبی تعلیم کا حصہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو تہ و بالا کرنے والے انسانی قوانین کی گراوٹوں کی وجہ سے ہے۔

اگر ظلم کے خلاف کارروائی کر کے اپنا کردار ادا کریں گے تو تبھی کامیابی بھی ہوگی۔ پس یہ لوگ جو بڑی طاقتوں سے تعلق رکھنے والے ہیں جو حکومتی سربراہ ہیں ان کو اپنی حکمت عملی کو انصاف پر قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر دنیا میں امن قائم کرنا ہے تو ان دنیاوی طاقتوں کو بھی اپنے رویّے بدلنے ہوں گے ورنہ یاد رکھیں کہ تمام دنیا فساد اور جنگوں کی لپیٹ میں اور زیادہ شدت سے آئے گی

جنگوں اور جنگی قیدیوں سے متعلق دین حق کی پُر حکمت اور عدل و احسان اور ایتاء ذی القربیٰ پر مشتمل تعلیمات کا نہایت مؤثر بیان

بڑی طاقتوں کے دوہرے اور غیر منصفانہ طرز عمل اور دین حق کی تعلیمات پر ناواجب اعتراضات کا تذکرہ دنیا میں حقیقی امن کے قیام کے لئے دنیا کو نہایت اہم اور پُر حکمت نصائح۔

آج ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ جہاں وہ عدل و احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے حکم کو اپنی زندگی کے ہر پہلو پر لاگو کرے وہاں اس پیغام کو دنیا کے ہر شخص تک پہنچائے۔

جماعت احمدیہ یوکے کے 49ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 23/اگست 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل آیت 91 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ اس طرح ہے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

آج دنیا میں جو ہر طرف فساد پھیلا ہوا ہے اس نے ہر امن پسند انسان کو پریشان کیا ہوا ہے۔ ہر وہ انسان جس کو انسانیت سے ہمدردی ہے حیران و پریشان ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ کہنے کو تو کہنے والے یہ کہتے ہیں اور اس بات پر بہت کچھ لکھا بھی جاتا ہے کہ دنیا میں یہ فساد (-) دنیا میں زیادہ شدت سے پیدا ہوا ہوا ہے یا (-) اس کی وجہ ہے اور پھر اس وجہ سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ مذہب عمومی طور پر اور (دین حق) بالخصوص نعوذ باللہ فساد کی جڑ ہے۔ اب تک مغربی دنیا یہی سمجھتی تھی کہ یہ سب فسادات (-) ممالک اور غیر ترقی یافتہ ممالک تک محدود رہیں گے اور یہ صرف انہی کا مسئلہ ہے اور ہم یعنی یہ ترقی یافتہ لوگ مسئلے کو حل کرنے کے نام پر اور انصاف قائم کرنے کی کوشش میں ان کی مدد بھی کرتے رہیں گے۔ یہ اور بات ہے کہ مدد کے نام پر یا انصاف قائم کرنے کے نام پر اپنی برتری ثابت کرنا اور ان ممالک کے وسائل سے فائدہ اٹھانا بھی ایک مقصد تھا۔ لیکن بعض بڑی طاقتوں یا مذہب مخالف قوتوں کی یہ بھول تھی جس کو اب وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ صرف مسلم ممالک کا مسئلہ نہیں رہا۔ شدت پسندی اور دہشتگردی کا رجحان اسلامی دنیا تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ نکل کر مغربی اور ترقی یافتہ دنیا کے لئے بھی فکر انگیز اور خوفناک نتائج کا حامل ہونے والا ہے۔

میں گزشتہ چند سالوں سے ان کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ دنیا ایک فساد کی حالت میں ہے۔ آج ہم اس حالت کو صرف محدود علاقے میں ہی سمجھ رہے ہیں جو ہماری غلط فہمی ہے۔ میری باتوں پر اکثریت اخلاقاً ہاں میں ہاں تو ملاتی تھی لیکن بعد میں یہی کہتے تھے کہ دنیا کے لئے اور خاص طور پر ترقی یافتہ دنیا کے لئے ایسے بھیانک حالات نہیں ہونے والے جس طرح، جس حد تک یہ بیان کرتا ہے یا کیا جاتا ہے۔ لیکن آج انہی کے لیڈر اور دنیا کے حالات پر گہری نظر رکھنے والے یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ یہ جو دنیا میں فساد کی حالت ہے اس سے اب ترقی یافتہ دنیا بھی محفوظ نہیں اور ہمارے لئے بھی خوفناک صورتحال منہ پھاڑے کھڑی ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم برطانیہ کا بیان بھی اس خطرے کا اظہار کر رہا ہے۔ آسٹریلیا کی وزیر خارجہ نے بھی یہ اظہار کیا ہے۔ یوکے (UK) کے سابق آرمی چیف نے بھی ایسی ہی باتیں کی ہیں۔ کئی اخبارات نے بھی لکھنا شروع کر دیا ہے۔

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا آج ظلم و فساد کی لپیٹ میں ہے۔ ترقی یافتہ یا دنیاوی تعلیم یافتہ طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ مذہب کی وجہ سے ہے اور اس کی انتہا .... ایک مذہبی گروہ اور تنظیم کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ دنیا سمجھتی ہے کہ یہ فساد ختم کرنے کے لئے ہمیں مذہب سے دُور ہونے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا بڑا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ پریس میڈیا بھی اس میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے کہ مذہب یا تو جاہل اور سست بناتا ہے یا شدت پسند بنا دیتا ہے اور اگر ترقی کرنی ہے تو مذہب سے ہٹ کر ترقی ہوسکتی ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے دُور جانے میں ہی ترقی ہے اور اس غلط نظریے کے پھیلانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو بھلا دینے کی وجہ سے ہی دنیا فساد میں مبتلا ہے۔ یہ فساد یا تو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے غلط استعمال کی وجہ سے اور اپنے مفادات کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ کا نام استعمال کرنے کی وجہ سے ہے یا خدا تعالیٰ کے وجود سے انکار کرنے کی وجہ سے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر استہزاء کرتے ہوئے تمام حدوں کو پھلانگنے کی وجہ سے ہے۔

پس دنیا میں فساد کی کیفیت کی بنیادی وجہ خدا تعالیٰ کے نام پر اپنے ذاتی مفادات کا حصول اور اس کا حقیقی خوف دلوں سے نکلنا یا اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کر کے اپنے دنیاوی قوانین اور نظریات کو ہر چیز پر بالا سمجھنے میں ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قوانین اور اللہ تعالیٰ کے نظام عدل و انصاف کو اپنے بنائے ہوئے قوانین اور نظام عدل و انصاف سے کمتر سمجھتا ہے اور سوال اٹھاتا ہے کہ ہم وقت کی ضرورت کے تحت مذہبی تعلیم کو دنیاوی رسم و رواج اور دنیاوی خواہشات اور دنیاوی قوانین کے تابع کیوں نہیں کر سکتے۔ ایک پوچھنے والے پڑھے لکھے یونیورسٹی کے پروفیسر نے مجھ سے بھی پوچھا ہے۔ مگر یاد رکھیں کہ اگر تو مذہبی تعلیم بگڑ گئی ہو اور اس کی بنیادی قدروں اور اصولوں پر انسانی قدروں اور اصولوں کی بالادستی ثابت ہوسکتی ہو تو پھر یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے۔ لیکن ہم تو اس کتاب پر یقین رکھتے ہیں جو چودہ سو سال سے محفوظ ہے اور جس کی تعلیم ہر لحاظ سے اعلیٰ ترین اور ہر زمانے کے انسان کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے اور جو ربّ العالمین اور عالم الغیب والشہادۃ خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے کہ انسانی قانون قاعدہ کی تابع ہو جائے۔ مذہب انسانوں کو اپنے پیچھے چلانے آتا ہے، خود دنیا کے یا ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے چلنے نہیں آتا۔ اور آج (دین حق) وہ مذہب ہے اور قرآن کریم وہ کتاب ہے جو ہر زمانے کے انسان کے لئے رہنما ہے بشرطیکہ انسان میں اسے سمجھنے کی صلاحیت ہو۔

آج دنیا میں جو حقوق غصب ہو رہے ہیں وہ مذہب نہیں کر رہا بلکہ دنیاوی قوانین یا مذہب کے نام پر دھوکہ دینے والے کر رہے ہیں۔ آج جنگوں

اورلڑائیوں کی صورت میں جو نا انصافیاں ہو رہی ہیں وہ مذہب نہیں کرر ہا بلکہ مفاد پرست دنیا کر رہی ہے۔ آج آزادی کے نام پر اخلاقی گراوٹیں اور فحاشی کے ہوشربا منظر مذہبی تعلیم کا حصہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو تہہ و بالا کرنے والے انسانی قوانین کی گراوٹوں کی وجہ سے ہے۔ اپنی طاقت اور قوت اور برتری کا اظہار اللہ تعالیٰ کی تعلیم نہیں بلکہ انسان کی اپنی پیداوار ہے کہ انسان اپنے آپ کو ہر چیز سے بالا سمجھے۔

پس یہ باتیں جو آجکل ہمیں دنیا میں نظر آ رہی ہیں وہ انسان کے اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھنے اور غیّر الہام سے خالی ہونے کی وجہ سے ہیں اور یہی وہ صورتحال ہے جس کا قرآن کریم میں اس طرح ذکر ہے۔ فرمایا: ظَھَرَ الْفَسَادُ ...... (الروم:42) لوگوں نے جو اپنے ہاتھوں بدیاں کمائیں ان کے نتیجہ میں فساد خشکی پر بھی غالب آ گیا اور تری پر بھی تاکہ وہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزا چکھائے تا کہ شاید وہ رجوع کریں۔

پس انسان کے پیدا کردہ اس فساد کی وجہ سے جس سے نہ امیر باہر ہے، نہ غریب، نہ مذہبی لوگ یعنی نام نہاد مذہبی۔ اور نہ ہی مذہب سے دُور ہٹے ہوئے باہر ہیں۔ ایسے حالات میں ظاہر ہے کہ پھر انسان خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا اور سزا پائے گا جو اس پیدا کرنے والے سے دُوری کی وجہ سے ہے اور اس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلنا ہے۔ جب ہم خدا تعالیٰ سے دور ہوں گے تو پھر ظاہر ہے جو اس دنیا کا خالق و مالک ہے، کائنات کا خالق و مالک ہے، اس سے دور ہٹنے کی وجہ سے بھی یہی نتیجہ نکلتا تھا، نکلنا چاہئے تھا اور نکل رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ سزا بھی مل رہی ہے۔ اور جو اِن عملوں کی آخرت میں سزا ملنی ہے وہ اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے، وہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ بندوں کو سزا دے کر خوش ہو کر نہیں بیٹھ جاتا۔ خدا تعالیٰ تو وہ ہے جو اپنے بندے کے صحیح راستے پر آنے اور فسادوں سے دُور ہونے والوں کو دیکھ کر اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی ایک ماں اپنے بچے کو خوفناک حالات میں گُم ہو جانے کے بعد اس کو پانے پر خوش ہوتی ہے۔ جب وہ دیوانوں کی طرح اپنے بچے کو تلاش کرتی ہے اور یاس و امید کی حالت میں بے چین پھر رہی ہوتی ہے کہ پتہ نہیں بچہ ان حالات میں زندہ بھی ہے یا نہیں اور پھر اچانک وہ اسے پالیتی ہے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتی ہے۔ جتنی اس کو خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ تو اس سے زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف بندہ جائے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی اس محبت کے تقاضے کے تحت اپنے (۔) اور فرستادے دنیا کی اصلاح اور ان کو صحیح راستے دکھانے کیلئے بھیجتا ہے تا کہ دنیا تباہ ہونے سے بھی بچے اور غلط کاموں اور فسادوں کی وجہ سے سزا پانے سے بھی بچے۔ اور اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتا ہے کہ بندوں کو آگ میں گرنے سے بچائے اور نہ صرف یہ کہ آگ میں گرنے سے بچائے بلکہ انعامات سے نوازے۔ اس حالت اور اس زمانے کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس وقت لوگ روحانی پانی کو چاہتے ہیں۔ زمین بالکل مرچکی ہے۔ یہ زمانہ ظَھَرَ الْفَسَادُ ...... (الروم:42) کا مصداق ہوگیا ہے۔ جنگل اور سمندر بگڑ چکے ہیں۔ جنگل سے مراد مشرک لوگ اور بحر سے مراد اہل کتاب ہیں۔ جاہل و عالم بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ غرض انسانوں کے ہر طبقہ میں فساد واقع ہوگیا ہے۔ جس پہلو اور جس رنگ میں دیکھو دنیا کی حالت بدل گئی ہے۔ روحانیت باقی نہیں رہی اور نہ اس کی تاثیریں نظر آتی ہیں۔ اخلاقی اور عملی کمزوریوں میں ہر چھوٹا بڑا مبتلا ہے۔ خدا پرستی اور خداشناسی کا نام ونشان مِٹا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے اس وقت ضرورت ہے کہ آسمانی پانی اور نور (۔) کا نزول ہو اور مستعد دلوں کو روشنی بخشے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو اس نے اپنے فضل سے اس وقت اس نور کو نازل کیا ہے مگر تھوڑے ہیں جو اس نور سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔''

پس اللہ تعالیٰ تو انسانیت کو بچانے کیلئے اپنی سنت پر عمل کرتا ہے اور دنیا کی صحیح رہنمائی کیلئے انہیں فسادوں سے بچنے کے راستے دکھانے کیلئے اپنے فرستادے بھیجتا ہے۔ اور اس زمانے میں بھی اس نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے۔ دنیا کے حالات ہمیں بتاتے ہیں کہ (لوگوں) کی حالت بھی بگڑی ہوئی ہے، جس کا ابھی ایک ملک کے حوالے سے یہاں آئے ہوئے مقرر نے اظہار بھی کیا ہے، اور دوسرے مذاہب اور لامذہبوں کی حالت بھی بگڑی ہوئی ہے۔ دنیا جس کو پانی سمجھ کر اس کی طرف دوڑ رہی ہے وہ پانی نہیں سراب ہے۔ حقیقی پانی اور نور وہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے اتارا ہے۔ بجائے اس کے کہ (لوگ) بھی اور دوسری دنیا بھی شکر کرے اور اس نور سے روشنی لے اور اس چشمے سے پانی پیئے، اندھیروں میں ڈوبتی جا رہی ہے۔ گندے تالابوں میں پانی پی رہی ہے۔ بدقسمتی سے (لوگ) بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی قدر نہیں کر رہے ہیں۔ گندے پانی کو صاف پانی سمجھ کر (۔) کے پیچھے چل رہے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی حق کو شناخت کرنے کے بجائے حجتیں کر رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ آج دنیا مذہب سے ہی برگشتہ ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکاری ہو رہی ہے۔ گو (لوگوں) کی اکثریت اپنے دین پر دعوے یا اعتقاد کی حد تک تو قائم ہے لیکن (۔) نے ان کی عقلوں پر پردے ڈال کر ان کی علمی اور عملی حالتوں میں انتہا کا بگاڑ پیدا کر دیا ہوا ہے اور...... یہ حقیقت کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔

(۔) دنیا میں فساد، مذہب اور خدا اور رسول کے نام پر دہشتگردی اور کُشت وخون دنیا کے سامنے ہے۔ حکومتوں کے رعایا پر ظلم اور رعایا کے باغیانہ رویے اور ظلم اس بات کا ثبوت ہیں۔ پھر جب عامۃ الناس (۔) کی طرف رہنمائی کے لئے جاتے ہیں وہاں ان کو ان کی خودغرضیوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ ...... مسلمان مخالف طاقتیں جو ہیں (۔) کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ (دین حق) پر اعتراض کر رہی ہیں۔ (دین حق) پر حملے کر رہی ہیں۔ (دین حق) کو فتنہ و فساد اور شدت پسندی کا مذہب کہہ رہی ہیں۔ اور غیر مسلموں اور مذہب سے ہٹے ہوؤں کو دنیا کا امن قائم کرنے اور صلح و آشتی پھیلانے والا ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن یہ طاقتیں کھل کر بھی یہ سب باتیں نہیں کہتیں بلکہ بڑی ہوشیاری سے اپنی تدبیریں کرتی ہیں۔......

ہم ان لوگوں کو بتاتے ہیں کہ جہاں تک (دین حق) کی تعلیم کا تعلق ہے یہ امن وسلامتی اور صلح کی بنیاد ڈالنے والی وہ تعلیم ہے جس کا کوئی دوسری تعلیم مقابلہ نہیں کرسکتی۔ (۔) کے خلاف بولنے والوں کو یہ بات ہمیشہ اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ ایسی باتیں کر کے یہ نام نہاد (۔) شدت پسند گروہوں کو مزید ایندھن مہیا کرتے ہیں۔ ایسی باتیں کر کے یہ کم علم اور حالات سے بے چین (۔) کو بھڑکانے میں کردار ادا کر رہے ہیں۔ امن قائم کرنے کے لئے مذہب پر الزام لگانے سے کام نہیں ہوگا بلکہ مذہب کو ایک طرف کر کے ظلم کے خلاف کارروائی کر کے پھر ہی یہ کام ہوگا۔ اگر ظلم کے خلاف کارروائی کر کے اپنا کردار ادا کریں گے تو تبھی کامیابی بھی ہوگی۔ پس یہ لوگ جو بڑی طاقتوں سے تعلق رکھنے والے ہیں جو حکومتی سربراہ ہیں ان کو اپنی حکمت عملی کو انصاف پر قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا دار دین کی آنکھ نہیں رکھتے اس لئے صرف دنیا کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور بظاہر جو امن کے لئے کوششیں ہیں وہی فساد کا ذریعہ بن رہی ہیں اس لئے بڑی طاقتیں صرف اپنی طاقت کے زعم میں نہ رہیں۔ اگر دنیا میں امن قائم کرنا ہے تو ان دنیاوی طاقتوں کو بھی اپنے رویّے بدلنے ہوں گے ورنہ یاد رکھیں کہ تمام دنیا فساد اور جنگوں کی لپیٹ میں اور زیادہ شدت سے آئے گی۔ اسی طرح (۔) کو بھی خدا تعالیٰ کی آواز کو سننا ہوگا...... یہ دیکھیں کہ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کیا ہے۔ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے کیا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی طرف سے بھیجے ہوئے کی طرف نظر کریں اور جب یہ ہوگا تو آپس کے اختلافات ختم ہو کر محبت اور پیار اور انصاف قائم ہوگا۔ (قوم) اُمّتِ واحدہ بنے گی اور نتیجۃً غیر (۔) طاقتوں کے ہاتھوں سے جو ان کی غلامی میں پھنسے ہوئے ہیں، نجات ملے گی، آزادی ملے گی۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مغربی یا دنیاوی تعلیم اور نظام دنیا کے امن اور سلامتی کے ضامن نہیں ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے امن اور سلامتی کی ضامن (دینی) تعلیم ہے جو (دین حق) سے پہلے نہ کسی مذہب نے پیش کی، نہ ہی کسی موجودہ زمانے کے فلسفے اور ازم اور نظام میں موجود ہے۔ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم ہی ہے جو امن اور سلامتی اور محبت کی ضمانت ہے۔

پس آج بجائے اس کے کہ غیر (۔) قوتیں ہمیں امن وسلامتی کے راستے دکھائیں، ہمیں ان کو حقیقی امن اور انصاف کے راستے (دینی) تعلیم کی روشنی میں دکھانے کی ضرورت ہے۔ اور یہ تعلیم اس چھوٹی سی آیت میں اپنی چمک دکھا رہی ہے جو ابھی مَیں نے تلاوت کی ہے۔ پس ہر (۔) کو اس بات پر غور کرنا چاہئے۔ صرف دفاعی رنگ اختیار کرنے کی بجائے اس روشن تعلیم کو ایک چیلنج کے ساتھ دنیا کے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس آج مَیں اس کی روشنی میں بھی کچھ بیان کروں گا جو تعلیم آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین اور بعض بے نفس اور اُمّت کا درد رکھنے والے سربراہانِ حکومت نے اسے اپنے زمانے میں لاگو اور قائم کیا اور ایک خوبصورت معاشرے کا قیام کیا۔ اس حقیقت سے بھی مَیں انکار نہیں کرتا کہ بعد کی اکثر حکومتوں کے خودغرضانہ رویوں اور (۔) سربراہوں اور (۔) کے ذاتی مفادات نے اس خوبصورت تعلیم پر پردہ ڈال دیا۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ ہر فساد کے زمانے میں انسانوں کی رہنمائی کے لئے اپنے (۔) بھیجتا ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود کو بھی بھیجا جنہوں نے ہمیں کھول کر اس خوبصورت تعلیم کے حسن سے روشناس کروایا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ میری آمد کے دو مقاصد ہیں۔ ایک بندے کو خدا تعالیٰ سے ملانا اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا اور دوسرے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا بنانا۔ پس (دین حق) ہمیں ان دو حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے اور اس کو ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں دیکھنا ہوگا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس آیت کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان حقوق کے اعلیٰ معیار کس طرح قائم ہوتے ہیں اور کس طرح دنیا میں عدل وانصاف اور محبت اور بھائی چارہ قائم ہوسکتا ہے۔ کس طرح ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُسوہ سے اس پر عمل کر کے دکھلایا۔ اس زمانے میں بھی اس بارے میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نے کس طرح ہر دو قسم کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اس آیت سے رہنمائی فرمائی۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اِسْمُہٗ۔ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی۔ اور ان حکموں کو اس نے تین درجہ پر منقسم کیا ہے......'' اس آیت کریمہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ ...... (النحل:91)۔ پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو۔ ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ کوئی بھی محبت کے لائق نہیں۔ کوئی بھی توکّل

کے لائق نہیں۔ کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیّت وربوبیّت خاصہ کے ہر یک حق اسی کا ہے۔‘‘ اسی نے ہمیں پیدا کیا وہی ہمیں زندگی دیتا ہے، قائم رکھتا ہے۔ وہی ہمارے لئے پرورش کے سامان مہیا فرماتا ہے اس لئے یہ اسی کا حق ہے۔ ’’اِسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اس کی پرستش میں اور اس کی محبت میں اور اس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اِس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔

پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متأدّب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اس کے حسنِ لازوال کو دیکھ لیا ہے۔ بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلّف اور تصنّع دور ہو جائے اور تم اس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو۔‘‘ جو تمہارے حق ہیں وہ تو تم لینے کی کوشش کرو اس سے زیادہ لینے کی کوشش نہ کرو‘ ’اور انصاف پر قائم رہو۔ اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے اور اس کی آزار کی عوض میں تُو اس کو راحت پہنچاوے اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔

پھر بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجالاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو۔‘‘ جو نیکی کرو اس سے اس نیکی میں کسی احسان کی سوچ نہ ہو۔ کسی غرض کے بغیر یہ خدمت ہو۔ فرمایا ’’بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو۔ جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔‘‘ ایک رشتے دار دوسرے رشتے دار سے، ایک قریبی دوسرے قریبی سے نیکی کرتا ہے۔ ’’سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوّت وقرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلّف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکر گزاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔‘‘

پس جب تک ان دونوں قسموں کے حقوق کی ادائیگی کا تصور اور اِدراک پیدا نہ ہو انسان کے عدل وانصاف قائم کرنے کے دعوے صرف دعوے رہتے ہیں۔ انسانی قوانین عدل کی حد سے آگے نہیں جاتے، نہ جا سکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عدل قائم کرنے سے دنیا میں امن قائم ہونے کے تمام مراحل طے ہو گئے، جو ہم نے پانا تھا وہ پا لیا۔ لیکن یہاں بھی بے انصافیاں ہیں۔ جہاں مفادات ہوں وہاں عدل کے تقاضے بھی پورے نہیں کئے جاتے اور یہ امیر دنیا میں بھی ہے اور غریب دنیا میں بھی ہے۔ اور پھر اگر بہت چھلانگ لگاتے ہیں تو کچھ احسان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ احسان ان کے کوئی فرائض میں سے نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے پھر اس احسان کے بعد جس پر احسان کیا گیا ہو عموماً اسے جتلا بھی دیا جاتا ہے۔ یا دنیا میں ہمیں یہ بھی عمومی طور پر نظر آتا ہے کہ کسی کو اس کے حق سے زیادہ ہمدردی کے نام پر کچھ دینے کا سوچا بھی جائے تو اس کے لئے بھی بعض شرطیں عائد کر دی جاتی ہیں اور آجکل ہم بڑی حکومتوں کے رویّوں اور عمل میں اس بات کا عام مشاہدہ کرتے ہیں۔ جب غریب ممالک کی مدد کی جائے تو بعض شرائط ہوتی ہیں۔ لیکن (دین حق) کی تعلیم کہتی ہے کہ ایسی مدد جس کے پیچھے احسان جتانا اور تکلیف دینا ہو وہ نیکی نہیں ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ ...... (البقرة: 265) حضرت مسیح موعود نے اس کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے کہ:۔ ’’اے احسان کرنے والو! اپنے صدقات کو جن کی صدق پر بنا چاہیئے احسان یاد دلانے اور دکھ دینے کے ساتھ برباد مت کرو۔‘‘

پس اگر دل میں صدق اور اخلاص نہ رہے تو وہ صدقہ اور مدد جو غریب پروری کے طور پر کی جا رہی ہے مدد اور صدقہ نہیں رہتی۔ اور پھر دنیا میں ایتاء ذی القربیٰ کا تو تصور پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ پس جیسا کہ میں نے کہا دنیاوی قانون میں عدل کی حد تک زیادہ سے زیادہ قانون جا سکتا ہے اور وہ بھی صرف الفاظ کی حد تک کیونکہ عدل کرتے وقت بھی مختلف توجیہیں کر کے عدل کو بھی برباد کر دیا جاتا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں خدا عدل قائم کرنے کا، احسان کرنے کا، اور ایتاء ذی القربیٰ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تمہارا عدل وانصاف تمہیں عدل وانصاف کے تقاضوں کو مکمل طور پر پورا کرنے والا ہونا چاہیئے۔ تمہارے احسان کے پیچھے تکلّف اور ایذاء نہ ہو۔ اور پھر یہ بھی کہ انہی پہلی دو باتوں کو اپنی انتہا نہ سمجھو بلکہ ایتاء ذی القربیٰ کے مضمون کو بھی سامنے رکھو۔ دوسروں سے سلوک میں بے غرض ہمدردی ہو۔ دوسرے کے درد کو اپنا درد سمجھو اور یہ کیفیت ہے جو تمہیں مومن بناتی ہے۔ اب دیکھیں اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے حکم اور بنائے ہوئے قانون کی شان کہ جب تک بے غرض ہو کر انصاف، احسان اور محبت کے معیار قائم نہیں کرو گے حقیقی امن اور سلامتی کی تم ضمانت نہیں بن سکتے۔ یہ وہ تعلیم ہے جو ایک انسان کو دوسرے انسان کے حقوق ادا کرنے کے معراج پر پہنچاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت سے متعلق اور امن وسلامتی قائم رکھنے سے متعلق دنیاوی قوانین تو کیا کوئی مذہب بھی یہ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔ نہ کسی مذہب نے یہ تعلیم پیش کی۔ حقوق انسانی اور امن وسلامتی کے قیام کیلئے (دین حق کی) تعلیم ہی ہے جو اس اعلیٰ وارفع مقام پر کھڑی ہے۔......

(دین حق) پر اعتراض کرنے والوں کو جو اپنے آپ کو انصاف اور امن کے قیام کا علمبردار سمجھتے ہیں انصاف سے کام لیتے ہوئے اپنے بیانات دینے چاہئیں۔ یہ جو بیان یہاں کے لیڈر اور سیاستدان دے دیتے ہیں کہ ہم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ (دین حق) کی تعلیم اور دہشت گردی کا تعلق نہیں کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے۔ یہ ان کی کم علمی ہے یا بے انصافی سے کام لیتے ہوئے بیان ہے جو یہ بیان دیتے ہیں۔ اپنے عمل ان لوگوں کو نظر نہیں آتے کہ امن کے قیام کے نام پر انصاف کی کس طرح دھجیاں اڑاتے ہیں۔ ظلم کے بازار کس طرح گرم کرتے ہیں۔ مجھے اس پر اپنی رائے دینے کی ضرورت نہیں۔ ان کے اپنے لکھنے والے ان کے انصاف اور امن کے قیام کا پول کھولتے ہیں۔ چنانچہ ایک میڈیا پر ’’ویسٹس لیبیئن لیگیسی‘‘ (West's Libyan Legacy) ایک آرٹیکل ایک جرنلسٹ جان رائٹ (John Wright) نے لکھا۔ یہ کہتے ہیں کہ ویسٹرن انٹروینشن (Western Intervention) کی بہت سی مثالوں میں سے لیبیا جیسی تباہ کن مثال نہیں پائی جاتی۔ نیٹو نے لیبیا میں دخل دیا جس کی وجہ سے نتیجہ صرف یہی نکلا کہ وہ ملک تباہ ہوا۔ نیٹو کی کیمپین (Campaign) نے ایک چلتے ہوئے ملک کو، ایک بٹے ہوئے اور متفرق اور قبائلی طرز پر لوٹا دیا ہے جہاں داعش نے مضبوطی پکڑ لی ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ یہ بات یاد رکھیں کہ لیبیا میں نیٹو کے آنے سے قبل کوئی دہشتگردوں کے ٹریننگ کیمپس نہیں تھے۔ ویسٹ کی موٹی ویشن (motivation) یہ نہ تھی کہ کوئی جمہوری تبدیلی لائی جائے بلکہ یہی تھی کہ تیل ایکسپلوریشن (exploration) کا دروازہ کھولنا چاہتے تھے اور اکنامک ٹائیز (economic ties) قائم کرنا چاہتے تھے۔ تو یہ ہے امن اور انصاف کے نام پر ظلم کی ایک جھلک۔

پھر اسی طرح بے شمار لکھنے والوں نے عراق جنگ کے غلط ہونے کے بارے میں اور دوسری بے انصافیوں کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ (دین حق) کی تعلیم دیکھیں جس پر یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں تو وہ سب سے چھوٹی نیکی عدل کو کہتی ہے۔ عدل کوئی بہت بڑی نیکی نہیں۔ (دین حق) کہتا ہے یہ عدل سب سے چھوٹی نیکی ہے۔ اور یہ عدل وانصاف کا نعرہ لگا کر اس کو بڑی نیکی کہتے ہیں۔ اگر اس پر ہی عمل کر لیں تو پھر بھی کہا جا سکتا ہے کہ دنیا دار ہیں ان کے لئے یہی بہت بڑی نیکی ہے لیکن جہاں ان کے مفادات ہوں وہاں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے عدل کے معیار بھی بدل جاتے ہیں۔

(دین حق) اس کے لئے ایک خوبصورت معیار قائم کرتا ہے۔ یہ کہ عدل کس طرح قائم کرنا ہے؟ کیا معیار ہونا چاہئے؟ فرمایا کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا .... (المائدہ: 9) کہ اے ایماندارو! انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے اِیستادہ ہو جاؤ (کھڑے ہو جاؤ) اور کسی قوم کی دشمنی ہرگز تمہیں اس کام پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

پس یہ ہے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم۔ دشمنیوں میں بھی غلط بہانے نہیں تراشنے۔ قوّام کا مطلب ہے کہ صحیح طریق سے کسی کام کو کرنا اور مستقل مزاجی سے کرنا۔ پس انصاف قائم کرنا ہے حقیقی رنگ میں قائم کرنا ہے اور مستقل مزاجی سے قائم کرنا ہے۔ یہ ایک (مومن) کو حکم ہے۔ اور ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے کام کرنے ہیں۔ ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی باریکی میں جا کر انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔ ایک مومن کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے اور اس کی تلاش رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیا حکم دیتا ہے اور جب یہ حالت ہو گی تو تبھی حقیقی (مومن) کہلاؤ گے۔ انصاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہمیشہ سامنے رکھو کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے دُور نہ لے جائے۔ اب جب دشمن سے عدل وانصاف سے کام لینے کی خدا تعالیٰ (مومنوں) کو تلقین فرماتا ہے تو پھر مزید نیکیوں کی بھی تلقین فرماتا ہے۔

اب جیسا کہ اُس کالم میں لکھنے والے نے لکھا ہے کہ لیبیا کی جنگ یا قذافی کو ہٹانے کے معاشی محرکات تھے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ تیل کی دولت پر اپنے ہاتھ مزید مضبوطی سے ڈالنا بھی تھا۔ قرآنی تعلیم تو یہ کہتی ہے جس پر انہوں نے اعتراض کیا کہ قرآنی تعلیم دہشت پسندی سکھاتی ہے۔ قرآن کیا کہتا ہے کہ دوسرے کی دولت کو لالچ کی نظر سے نہ دیکھو! مَیں نے یہ بات جب امریکہ میں سیاستدانوں کے سامنے کہی تو ایک افریقن امیریکن سیاستدان میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ جو تم نے بات کہی ہے کہ دوسرے کی دولت پر لالچ کی نظر نہ ڈالو اور ان کی دولت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ یہ بڑی حقیقی اور صحیح بات ہے جس کی ہمیں یہاں بہت ضرورت ہے۔ تو یہ تو ان کا اپنا حال ہے۔ یہ لوگ (دین حق) پر کس طرح اعتراض کر سکتے ہیں۔

اب تو ان کے لکھنے والے جیسا کہ میں نے ایک کا ذکر کیا ہے لکھنے لگ گئے ہیں۔ بہت سے حوالے میرے پاس ہیں جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ (۔) کی بعض شدت پسند تنظیمیں ہماری عراق جنگ اور ان ممالک میں بے انصافی کی پالیسیوں کی وجہ سے ہیں۔

دوسری جنگ عظیم میں جو جاپان کے دوشہروں پر ایٹم بم گرایا اور یہ گرا کر معصوم شہریوں کا قتل عام کیا گیا یہ کون سا انصاف تھا؟ کون سی انسانی ہمدردی تھی جو اس وقت ظاہر ہوئی یا اب یہ کون سا موقع ہے کہ اب اس ایشو کو دوبارہ اٹھایا جا رہا ہے؟ آج بھی یہ لوگ اس کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ کہہ سکتے ہیں آج کہ اُس وقت یہ غلط ہؤا اور اس طرح نہیں ہونا چاہئے تھا۔ لیکن آج بھی ان کو اپنے اس فعل پر کوئی شرمندگی نہیں۔

کلفٹن ٹرومین جو کہ پریذیڈنٹ ٹرومین کا نواسہ ہے، ایک انٹرویو میں ایٹم بم کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ بہت عظیم چیز تھی۔ اپنے نانا کے بارے میں کہتا ہے کہ انہوں نے جنگ ختم کر دی۔ انہوں نے دونوں اطراف سے ملکوں کی جانوں کو بچالیا اور یہی میرے نانا نے اپنے فیصلے کے لئے بطور وجہ بیان کی تھی۔ کہتے ہیں کہ مجھے نہیں لگتا کہ امریکہ کو کبھی جاپان سے معافی مانگنی چاہئے۔

پھر ایک کالم نگار نے بھی 9/اگست کے Daily Telegraph میں لکھا کہ ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرانے کی انسانی قیمت جائز تھی۔ تو یہ تو ان کا حال ہے۔ یہ ان کی سوچیں ہیں۔ جنگ فوجوں کے درمیان ہو رہی ہے اور قتل معصوم بچے اور بوڑھے اور عورتوں کا ہو رہا ہے۔ یہ ہے انصاف جس کی یہ توجیہیں نکالتے ہیں کہ یوں نہ ہوتا تو یہ ہوتا۔ لیکن اگر کوئی (۔) گروہ غلط حرکت کرتا ہے تو اسے یہ (دین حق) کی تعلیم کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (دین حق) کی تعلیم تو ایسی ہے جو ہر سطح پر عدل اور احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی تلقین کرتی ہے۔ ظلم و بغاوت کو ردّ کرتی ہے۔ (دین) کہتا ہے کہ عدل کرو تو اس قرآنی تعلیم پر سب سے بڑھ کر عمل کرنے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس کا اُسوہ نظر آتا ہے۔ ایک شخص جو مسلمان نہیں ہے بلکہ یہودی ہے جب آپؐ کے پاس دادرسی کے لئے آتا ہے اور مسلمان کے خلاف شکایت کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں فریق کی بات سن کر یہودی کے حق میں اور مسلمان کے خلاف فیصلہ فرماتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 336 مسند ابن ابی حدرد حدیث نمبر 15570 عالم الکتب بیروت 1998ء)

آجکل انفرادی طور پر بھی اور حکومتوں کی سطح پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ قرض لئے جاتے ہیں لیکن واپس کرتے وقت کئی بہانے تلاش کئے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ میں جو بات ہمیں نظر آتی ہے اور آپؐ کا اُسوہ ہی حقیقی اسلامی تعلیم ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ قرض دار کو نہ صرف وقت سے پہلے مطالبے پر قرض ادا کرتے ہیں بلکہ احسان کرتے ہوئے کچھ زائد بھی عطا فرما دیتے ہیں۔ پھر جنگوں کے حوالے سے بھی بات ہو رہی تھی تو جنگی قیدیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ...... (الانفال: 68) کسی نبی کی شان نہیں کہ وہ اپنے دشمن کے قیدی بنالے سوائے اس کے کہ باقاعدہ جنگ میں قیدی پکڑے جائیں۔ اس زمانے میں جب یہ عمل عام تھا کہ دشمن قبیلے کے لوگ قیدی بنا لئے جاتے تھے اسلام آواز اٹھاتا ہے کہ یہ عدل اور انصاف کے خلاف ہے کہ جو باقاعدہ جنگ میں شامل ہو کر اسلام کے خلاف نہیں لڑتا اسے قیدی بنایا جائے۔ اگر آج کل (دین) کے نام پر حکومتیں یا نام نہاد حکومتیں یہ کام کرتی ہیں تو یہ (دین) کی تعلیم کے خلاف ہے۔ یہ جائز ہی نہیں ہے۔

پھر (دین حق) ان قیدیوں کے متعلق جو جنگی قیدی ہیں فرماتا ہے کہ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً (محمد: 5) اور جنگی قیدیوں سے بھی کیا سلوک کرنا ہے؟ فرمایا کہ یا تو احسان کے طور پر انہیں چھوڑ دو یا فدیہ لے کر انہیں آزاد کر دو۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر جنگی قیدیوں سے سلوک ہے۔ اس زمانے میں جو جنگیں ہوتی تھیں ہر ایک اپنے جنگی سامان کا بھی اور اگر قید ہو جائے تو قید سے رہائی کے لئے بھی ذمہ دار ہوتا تھا اور خود کوشش کرتا تھا یا اس کے خاندان والے اس کا انتظام کرتے تھے۔ تو ان حالات میں بھی بعض دفعہ بعض رشتہ داروں کے دل میں کھوٹ پیدا ہو جاتا تھا کہ مال پر قبضہ کریں اور جو قید میں ہے اسے قید میں ہی رہنے دیں۔ قریبی رشتے دار نہ ہوں تو دُور کے رشتہ دار ایسی حرکتیں کرتے تھے۔ یا بعض دفعہ کوئی اور وجہ ہو جاتی ہے کہ کوئی شخص فدیہ نہ دے سکے تو فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ .... (النور: 34) کہ تمہارے جنگی قیدیوں میں سے ایسے لوگ جن کو نہ تم احسان کر کے چھوڑ سکتے ہو اور نہ ان کی قوم نے ان کا فدیہ دے کر انہیں آزاد کروایا ہے۔ اگر وہ تم سے مطالبہ کریں کہ ہمیں آزاد کر دیا جائے ہم اپنے پیشے اور ہنر کے ذریعہ سے روپیہ کما کر اپنا جرمانہ ادا کر دیں گے تو پھر ان کی حالت دیکھ کر اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ آزاد ہو کر روزی کما سکتے ہیں تو انہیں آزاد کر دو۔ بلکہ احسان کا اگلا قدم بھی اٹھایا کہ ان کی اس کوشش میں خود بھی حصہ دار بن جاؤ۔ اور وہ حصہ دار بن کر، مسلمان مل کر اپنے مال میں سے ان کی مالی امداد کریں اور مالی امداد دے کر اسے آزاد کرنے کی کوشش کریں۔

آجکل کے انصاف اور عدل کا نعرہ لگانے والے بھی یہ معیار نہیں دکھا سکتے۔ اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتے۔ بعض حقوق انسانی کی تنظیمیں یہ کام کرنے کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن جنگی قیدی تو ایک طرف رہے سیاسی اور مذہب کے نام پر جو قید کئے جاتے ہیں ان کو بھی نہیں چھڑوا سکتیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ (۔) بھی دینی تعلیم کو بھول چکے ہیں اگر وہ اس تعلیم پر غور کریں تو بلاوجہ کے جو قیدی بنا لئے جاتے ہیں اور (دین حق) کو بدنام کیا جاتا ہے وہ کبھی نہ کریں گے۔

بہرحال (دین حق) کی تعلیم کا ذکر ہو رہا ہے تو (دین حق) تو اس حد تک جا کر انسان کی آزادی کے حقوق قائم کر رہا ہے کہ ایک دشمن قوم کا شخص جو (دین حق کی) دشمنی میں جنگ میں شامل ہو کر (۔) کے خلاف تلوار اٹھاتا ہے جب جنگی شکست کی صورت میں یا کسی بھی صورت میں جنگی قیدی بن جاتا ہے تو (دین حق) کہتا ہے کہ تم احسان سے کام لیتے ہوئے ایسے دشمن کی بھی آزادی کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔

مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ جاپان پر ایٹم بم گرانے کو آج جائز قرار دیا جا رہا ہے جس میں معصوم شہریوں کی بڑی تعداد ماری گئی۔ اگر تصویریں دیکھیں سیڑھیوں پر ایک شخص وہاں بیٹھا ہے تو وہیں اسی حالت میں رہ گیا اور اس کی کھال پگھل کر لٹک گئی اور اسی طرح وہیں بُت بن گیا۔ پھر جو فوری اموات ہوئیں اس کے بعد تابکاری اثرات کی وجہ سے بہت عرصے تک اموات ہوتی رہیں۔ معذور بچے پیدا ہوتے رہے۔ آج اتنے عرصے بعد جاپان کی اس جنگ کے بارے میں، ایٹم بم کے بارے میں باتیں کر کے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔ کیا اس بات سے ان لوگوں کو شہ دے رہے ہیں جو ظلم کرنا چاہتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنگ کی صورت میں جو دشمن حملہ کر رہا ہے اس پر قابو پا لینے کے بعد بھی کسی صورت میں اس کی شکل بگاڑنے کی اجازت نہیں۔ جنگ میں بھی کسی قسم کی دھوکے بازی نہیں کرنی۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب تأمیر الامام الامراء...... حدیث نمبر 1731) کسی بچے اور عورت کو نہیں مارنا۔ پادریوں اور دوسرے مذہبی رہنماؤں کو قتل نہیں کرنا۔ بوڑھوں بچوں اور عورتوں کو نہیں مارنا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 768 مسند عبداللہ بن عباسؓ حدیث نمبر 2728 عالم الکتب بیروت 1998ء)

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی دعاء المشرکین حدیث نمبر 2614)

ہمیشہ صلح اور احسان کو مدّنظر رکھنا ہے۔ اگر دوسرا ملک تمہیں تنگ کرتا ہے اور اگر تمہیں جنگ کی وجہ سے حملہ کرنے کے لئے دشمن ملک میں جانا پڑے اور حملہ ہوتا ہے تو وہاں عوام میں ڈر اور خوف پیدا نہیں کرنا اور عوام الناس پر سختی نہیں کرنی۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فی الامر بالتیسیر و ترک التنفیر حدیث نمبر 1732)

لڑائی کے قافلے فوجوں کی نقل و حرکت ایسے راستوں سے ہونی چاہئے جس کی وجہ سے عوام کو تکلیف نہ ہو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب ما یؤمر من انضمام العسکر و سعتہ حدیث نمبر 2629)

دشمن کے منہ پر زخم نہیں لگانا۔

(صحیح البخاری کتاب العتق باب اذا ضرب العبد فلیجتنب الوجہ حدیث نمبر 2559)

دشمن کو کم سے کم نقصان پہنچانے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر کوئی مسلمان جنگی قیدی پر ناجائز سختی کر بیٹھے تو اس قیدی کو فوری آزاد کر دیا جائے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان والنذور باب صحبة المماليك و كفارة لمن لطم عبده حدیث نمبر 1659)

قیدیوں کے آرام کا خیال رکھا جائے۔ اگر رشتے دار قیدی ہوں تو انہیں ایک دوسرے سے جدا نہ کیا جائے، اکٹھے رکھا جائے۔

(سنن الترمذی ابواب السیر باب فی کراہیۃ التفریق حدیث نمبر 1566)

جس شخص کے پاس کوئی قیدی ہو وہ جو خود کھائے وہی اسے کھلائے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان والنذور باب اطعام المملوك مما يأكل...... حدیث نمبر 1661)

یہ سب باتیں کیا ہیں۔ یہ عدل کو تو بہت پیچھے چھوڑ گئی ہیں۔ یہ تو سب احسان ہے۔ کون ہے جو اس طرح جنگی قیدیوں سے سلوک کرے۔

پس نہ ہی اس تعلیم کا کوئی پہلی تعلیم مقابلہ کر سکتی ہے، نہ ہی آجکل کے انسانی حقوق کا دعویٰ کرنے والوں کے قانون اس اعلیٰ پیمانے کے عدل اور احسان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ باتیں تو جو میں نے بتائی ہیں کہ قیدیوں سے یہ یہ کرنا ہے جنگیں جاری رکھنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ جنگیں ختم کرنے کے لئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میثاق مدینہ کیا تو مدینہ کے یہود کو بھی وہی حقوق دیئے جو مسلمانوں کے تھے کہ مومنوں کی طرف سے ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا اور اگر ان پر مومنوں کی طرف سے یا کسی بھی طرف سے کوئی ظلم ہو تو اس ظلم کے خلاف ان کی مدد کی جائے گی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 355-354 ہجرۃ الرسول ﷺ دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

اب بہت ساری شقوں میں سے یہودیوں کے لئے یہ شق کہ چاہے وہ مدینہ میں رہیں چاہے باہر چلے جائیں امن کی ضمانت دیتی ہے۔ یہ عدل ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔ اگر (۔) یہ معیار حاصل کریں اور اپنے معاہدات کی پابندی کریں تو کبھی ذلت کا سامنا نہ کریں۔ (۔) کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب تک وہ اپنے عہدوں کی پابندی کرتے رہے ان کی ترقی ہوتی رہی۔ جہاں انہوں نے عہدوں کی پابندی کو چھوڑا، عدل کو خیر باد کیا وہیں ان کی ذلّت شروع ہوگئی۔

دیکھیں عہدوں کو پورا کرنے کی کیا اعلیٰ مثال ہے کہ جب رومیوں کے حملے کی وجہ سے اسلامی لشکر چھوڑ کر پیچھے ہٹنے لگا تو مسلمانوں نے وہاں کے غیر مسلم لوگوں کا خراج یہ کہتے ہوئے واپس کر دیا کہ یہ ٹیکس تو ہم نے تمہاری حفاظت اور علاقے کے امن کو قائم کرنے کے لئے لیا تھا جو ہم کر نہیں سکے اس لئے اب ہم اس کے حق دار بھی نہیں ہیں۔ علاقے کے لوگوں نے اس پر جو جواب دیا اور ردّ عمل دکھایا وہ بھی دنیا کی تاریخ کا ایک عجیب باب ہے، سنہری باب کہنا چاہئے جو سنہری حروف میں لکھا جانے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو اپنے ہی مذہب کے لوگوں کے ظلموں کا نشانہ بن رہے تھے تم نے آ کر یہاں قبضہ کیا اور اپنے عہد کی پابندی اور عدل کے اعلیٰ معیاروں سے ہمیں اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اب ہم تمہارے ساتھ مل کر جنگ کریں گے۔ چنانچہ

مسلمانوں نے رومی فوج کو پسپا کیا اور دوبارہ حکومت قائم ہوگئی اور مسلمان جب شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کے باشندوں نے بڑے پُر جوش طریقے پران کا استقبال کیا۔

(کتاب الخراج از قاضی ابو یوسف صفحہ 149 تا 151 فصل فی الکنائس والبیع)

کاش کہ آج کی (۔) حکومتیں بھی اس سے سبق لیں اور اپنوں اور غیروں پر ظلم بند کریں تو ان کی ذلت اور رسوائی انہیں دنیا کا رہنما بنا دے گی۔ لیکن اس کے لئے انہیں اللہ تعالیٰ کی آواز کو سننا ہوگا جو زمانے کا امام ہمیں دے رہا ہے۔

یہ مضمون عدل اور احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کا ایسا ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں بیشمار ارشادات ہیں۔ پھر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بھی اس سے بھری پڑی ہے۔ پھر اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں بیشمار جگہ اس کے حوالے ملتے ہیں جن کو اگر بیان کیا جائے تو گھنٹوں لگ جائیں جو براہ راست اس آیت کی تشریح میں آپ نے فرمایا ہے۔

ایک اور بات اس وقت میں پیش کروں گا جو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولی بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے ایتاء ذی القربیٰ کے جذبے کا اظہار ہے۔ مومنوں کے لئے نہیں بلکہ انسانیت کے لئے۔ مشرکوں کے لئے بھی کافروں کے لئے بھی اور دوسرے مذاہب کے لئے بھی جس کو خدا تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں محفوظ کرلیا۔ آپؐ کے اللہ تعالیٰ سے دُور ہٹے ہوؤں کے لئے غم اور صرف اس لئے یہ غم کہ لوگ خدا سے دُور ہٹ کر اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے رہے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی سزا کے مستحق بنیں گے۔ انسانیت کے لئے جو رحم کا جذبہ آپ کے دل میں تھا وہ ماں باپ سے بھی زیادہ تھا۔ وہ آپؐ کو راتوں کو بھی بے چین رکھتا تھا اور دن کو بھی بے قرار کرتا تھا۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اس فکر میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہوا تھا۔ اس بے چینی اور بیقراری کو دیکھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ ...... (الشعراء:4) کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کردے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ اس سے بڑھ کر کُل انسانیت کے لئے قرابت داری کے جذبات کا اظہار نہیں ہوسکتا۔ اپنی تعداد بڑھانے کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے درد میں ڈوب کر آپ ﷺ کے یہ جذبات ہیں۔......

آج ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ جہاں وہ عدل و احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے حکم کو اپنی زندگی کے ہر پہلو پر لاگو کرے وہاں اس پیغام کو دنیا کے ہر شخص تک پہنچائے۔ یہ انہیں بتائے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی آواز کو سنو۔ اس کے درد کو محسوس کرو جو اپنے آقا و مطاع کی اتباع میں اس کے دل میں تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرح یہ فرمایا کہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دے گا...... (الشعراء:4) اللہ تعالیٰ کرے کہ انسانیت کیلئے یہ درد ہم سب میں پیدا ہو جائے۔ ہر ایک کو اپنے اپنے جذبات اور کیفیات کے لحاظ سے پیدا کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ معیار کے مطابق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور دنیا تباہی کی طرف جانے کی بجائے عدل احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کے مضمون کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو بچالے اور دنیا کو اللہ تعالیٰ یہ سمجھنے کی توفیق دیتے ہوئے اس دنیا کو بھی جنت بنا دے اور اُخروی جنت کے بھی سامان اللہ تعالیٰ اس دنیا کیلئے کردے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا افضل اور احسان ہے کہ اس نے ہر لحاظ سے حاضری کے لحاظ سے بھی اور موسم کے لحاظ سے بھی اس جلسے کو بابرکت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی اپنے اپنے گھروں میں حفاظت سے لے کر جائے۔ دعا کرلیں۔ (دعا)

دعا کے بعد سٹیج کے سامنے اور سٹیج پر موجود احباب کھڑے ہوگئے تو حضور انور نے فرمایا:

السلام علیکم۔ میرے سامنے جو گرین ایریا میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بیٹھے رہیں ان کو کھڑے ہونے کی اجازت نہیں اور سٹیج والے بھی بیٹھے رہیں۔

☆......☆......☆

مکرم طارق حیات صاحب

چند مشہور مستشرقین اور ان کا مختصر تعارف

نام	زمانہ	علاقہ/ملک	بعض مشہور کتب
سموئیل مارینس زویمر Samuel Marinus Zwemer	1867ء تا 1952ء	مشی گن امریکہ	Translations of Koran, The Use of Alms to win Converts,
اربری Arthur John Arberry	1905ء تا 1969ء	Portsmouth برطانیہ	The Koran Interpreted,
ٹیری جونز Terry Jones	1951ء تا حال	فلوریڈا امریکہ	Islam is of the Devil
مارگولیتھ David Samuel Margoliouth	1858ء تا 1940ء	برطانیہ	Mohammed and the Rise of Islam.
فلپ خوری حتی Philip Khuri Hitti	1886ء تا 1976ء	لبنان	Islam and the West (1962) Islam: A Way of Life
لوئیس میسی گنون Louis Massignon	1883ء تا 1962ء	پیرس فرانس	The Muslim World Directory
مائیکل ایچ ہارٹ Michel H Hartt	1932ء	امریکہ	The Hundred
ولیم منٹگمری واٹ W. Montgomery Watt	1909ء تا 2006ء	سکاٹ لینڈ برطانیہ	Muhammad at Mecca
ولیم میور William Muir	1819ء تا 1905ء	سکاٹ لینڈ برطانیہ	Life of Muhammad
نولڈک Theodor Nöldeke	1836ء تا 1930ء	جرمنی	The Quran: an introductory Essay

خلافتِ احمدیہ

قدرت اولیٰ، قدرت ثانی — ایک محبت ایک کہانی
نور ہی نور ہے نورالدین — عشق خدا سے ہے مخمور!
قدرتِ ثانی، فضلِ عمر ہے — حسن عقیدت کا پیکر ہے!
قدرت اولیٰ کا مظہر ہے — سارے جہاں کا وہ محور ہے
سخت ذہین اور سخت فہیم — سارے علوم کا دانشور ہے
دیکھو اب آقا ناصر ہے — ہم سب کا منظورِ نظر ہے
سورج کا مکھ چاند سا چہرہ — کتنا دلکش یہ منظر ہے
ابنِ مریم نور ہی نور — اپنا آقا اب طاہر ہے
ایم ٹی اے پر اس کی نظر ہے — ساری دنیا اس کا گھر ہے
اب آقا اپنا مسرور — عشقِ خدا سے ہے پُر نور
ساری بلائیں آپ سے دور — انی معک یا مسرور!
ہم سے فقیروں کا دلبر ہے — برکتوں والا اس کا در ہے
ساری دنیا آنی جانی — الفت مولا ہے لافانی
قدرت اولیٰ، قدرت ثانی
ایک محبت، ایک کہانی

راجہ غالب احمد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیاب آپریشن

(خاتون کے پیٹ سے 9.5 کلو کی رسولی برآمد)

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

گھانا مغربی افریقہ میں ہمارے 10 طبی ادارے کام کررہے ہیں۔ جن میں تین ہومیو ادارے ہیں۔ ان طبی ادارہ جات میں کام کرنے والے گیارہ واقفین نے زندگی بھر کا وقف پیش کررکھا ہے۔ ان واقفینِ زندگی میں مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ رفیع احمد صاحب ہیں۔ جو 2005ء سے میدانِ عمل میں ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے مورخہ 26۔اگست 2016ء کو آپریشن کرکے ایک خاتون کے پیٹ سے 9.5 کلو کی رسولی نکالی ہے۔ جو غیر معمولی بات ہے۔ یہ خاتون جگہ جگہ پھر کر آئی تھی۔ ہر ہسپتال نے اس کا آپریشن کرنے سے انکار کردیا اور انجام کار محترمہ احمدیہ ہسپتال سویڈرو آئیں اور ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ مجھے سب نے جواب دے دیا ہے۔ آپ ضرور میرا آپریشن کریں احمدیہ ہسپتال کے علاوہ اب میرا اور کوئی سہارا اور چارہ گر نہیں۔ انہوں نے کیس کا معائنہ کیا تو اسے ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پھر یہ سوچ کر کہ موصوفہ بڑے مان اور امید سے ہمارے ہاں آئی ہے دعا والا پُرانا اور کامیاب نسخہ استعمال کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بڑی عاجزی سے عرض کیا کہ اے خدا اس ہسپتال کے داخلی دروازے پر میرے پیارے بانی جماعت احمدیہ کی تصویر لگی ہے اور ان کے نام کی سربلندی کی خاطر ہم اس مقام پر خدمت پر مامور ہیں۔ اے خدا بانی جماعت احمدیہ کے صدقے اس آپریشن کو کامیاب کر۔ اللہ نے فضل فرمایا اور ہر لحاظ سے کامیاب آپریشن ہوگیا۔ موصوفہ صحت مند ہوکر اپنے گھر جاچکی ہیں اور جماعت احمدیہ کیلئے چلتا پھرتا اشتہار بن گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے تمام ڈاکٹر صاحبان کے دست شفاء میں بہت برکت دے اور انہیں محض **للہ** انسانیت کی بھرپور خدمت کی توفیق دے اور خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم یٰسین صاحب ابن مکرم محمد اسلم صاحب وصیت نمبر 89273 نے مورخہ 20/اکتوبر 2008ء کو P-88 حامد منزل گلی نمبر 6 منشی محلّہ امین پور بازار فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے ہی موصوف کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی عزیز کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

مکرم آفتاب احمد خان صاحب شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر عروشہ منصورہ صاحبہ اہلیہ مکرم میجر نبیل احمد ڈار صاحب نوشہرہ کینٹ کو مورخہ 11 جولائی 2016ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام Lujain Parishay Dar تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ محترم حفیظ احمد ڈار صاحب مغل پورہ لاہور کی پوتی اور محترم عزیز احمد ڈار صاحب (ر) ڈپٹی ڈائریکٹر واپڈا کی نسل سے ہے۔ جبکہ ننھیال کی طرف سے محترم عبدالغفار خان صاحب سٹیشن ماسٹر کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم فیصل ندیم صاحب برطانیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ روبینہ منور صاحبہ کینسر کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ برطانیہ کے ہسپتال میں کئی آپریشن ہوچکے ہیں۔ گردے کی تکلیف بھی ہوگئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا فہیم الرحمٰن صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ بیوہ مکرم رانا نسیم الرحمٰن صاحب اے ایس ایم خانیوال 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی مورخہ 30/اگست 2016ء کو نشتر ہسپتال ملتان میں انتقال کرگئیں۔ ان کے جسد خاکی کو ربوہ لایا گیا اور اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم رانا سلطان احمد صاحب مینیجر رسالہ خالد نے دعا کروائی۔ مرحومہ صابر وشاکر اور خوددار نیک خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنی بیوگی کے باوجود تمام بچوں کو خودداری سے جینے کی تربیت دی۔ باپ کے وجود کی کمی کبھی محسوس نہیں ہونے دی۔ آپ مکرم رانا عبدالرحمٰن صاحب انسپکٹر پولیس آف سڑوعہ کی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر چوہدری طفیل محمد صاحب آف سڑوعہ کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے لواحقین میں دو بیٹے خاکسار، مکرم رانا انیس الرحمٰن صاحب اے ایس ایم خانیوال، پانچ بیٹیاں مکرمہ ناہید کوثر صاحبہ، مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ، مکرمہ آنسہ نسیم صاحبہ، مکرمہ شازیہ نسیم صاحبہ اور مکرمہ عظمیٰ نسیم صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔

غم کی اس گھڑی میں بہت سے احباب نے ہماری ڈھارس بندھائی ان کے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کے نیک کام جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25/اگست 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر وعصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم شمیم احمد خان صاحب

مکرم شمیم احمد خان صاحب ابن مکرم عبدالجلیل خان صاحب سابق سیکرٹری زراعت یو کے مورخہ 18/اگست 2016ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ 1974ء میں کراچی سے یو کے شفٹ ہوئے تھے۔ ابتداء سے ہی جماعتی خدمات میں حصہ لیتے رہے۔ آپ کو یو کے جماعت میں سیکرٹری وقف نو، سیکرٹری اشاعت، سیکرٹری وقف جدید اور لمبا عرصہ سیکرٹری زراعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب ذیلی تنظیموں میں ملکی سطح پر صدران کا نظام قائم کیا تو آپ کو اپنے دفتر میں اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری برائے انصار سیکشن مقرر فرمایا۔ زندگی کے آخری سانس تک آپ یہ ذمہ داری بخوبی نبھاتے رہے۔ آپ بیت الفضل میں پھولوں کی سجاوٹ کا کام بہت محنت سے سرانجام دیا کرتے تھے۔ اس کام پر آپ کو وانڈز ورتھ کونسل کی طرف سے مسلسل کئی سال تک اول انعام بھی ملتا رہا۔ 2011ء میں آپ کے اسی کام سے متاثر ہوکر لندن گارڈنز سوسائٹی کے پیٹرن پرنس ایڈورڈ نے بیت الفضل لندن کا دورہ کیا اور حضور انور سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ فوزیہ شمس صاحبہ

مکرمہ فوزیہ شمس صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض الدین شمس صاحب واشنگٹن امریکہ مورخہ 14/اگست 2016ء کو 51 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ بڑی خوش اخلاق اور ہر ایک سے عزت سے پیش آنے والی، انتہائی مہمان نواز، نہایت ملنسار، جذبہ ایثار سے سرشار اور دوسروں کی ہمدرد خاتون تھیں۔ کبھی کسی کی برائی نہیں کی۔ دنیوی لالچوں سے آزاد خلافت اور جماعت سے محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں اور رفاہی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ John's Hopkins ہسپتال میں کینسر کے مریضوں کو اُون کی ٹوپیاں بنا کر دیں۔ نہایت صابر وشاکر اور ہمیشہ راضی برضائے الٰہی رہتیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کی بہو اور مکرم منیر الدین شمس صاحب وکیل التصنیف ومینجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی بھابھی تھیں۔

مکرمہ قرۃ العین صدیقی صاحبہ

مکرمہ قرۃ العین صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم قمر فرحان عابد صاحب آف جرمنی مورخہ 27 جولائی 2016ء کو بوجہ کینسر وفات پاگئیں۔ آپ بڑی اطاعت شعار، خلافت اور جماعت سے بہت پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ حضور انور سے دومرتبہ ملاقات کا موقعہ ملا جس کا آپ بڑی محبت سے ذکر کیا کرتی تھیں۔ خدمت دین کے جذبہ سے سرشار بڑی صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ ہسپتال میں بھی لیپ ٹاپ پر اپنے حلقہ کی تجنید کا کام کرتی رہیں۔ صدقہ و خیرایت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ بڑی خوش اخلاق تھیں اور تمام رشتوں کا بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔ مرحومہ مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کی بہو تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضٰی محمود

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

12 ستمبر 2016ء

12:30 am	حضور انور کا مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی
1:50 am	قرآنک آرکیالوجی
2:40 am	تقاریر جلسہ سالانہ جرمنی
5:25 am	جلسہ سالانہ جرمنی۔ لجنہ جلسہ گاہ سے کارروائی
7:25 am	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:25 am	الترتیل
12:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ جرمنی 4 ستمبر 2016ء
6:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی تقریب بیعت 4 ستمبر 2016ء
7:10 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 4 ستمبر 2016ء
10:20 pm	سفر حج
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی

13 ستمبر 2016ء

12:25 am	صومالی سروس
1:00 am	سیرت حضرت مسیح موعود
1:20 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ 15۔اکتوبر 2010ء
4:20 am	سیرت النبی ﷺ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:50 am	الترتیل
6:20 am	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی
7:25 am	کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ 15۔اکتوبر 2010ء
9:10 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس
11:35 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:10 pm	عید منائیں
2:00 pm	عید کی براہ راست نشریات
2:30 pm	خطبہ عید براہ راست
3:30 pm	عید کی براہ راست نشریات
4:10 pm	عید قربان
4:30 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:45 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	فیتھ میٹرز
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	خطبہ عید
9:25 pm	عید منائیں
10:15 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
11:25 pm	گلشن وقف نو

14 ستمبر 2016ء

12:40 am	خطبہ جمعہ 9 ستمبر 2016ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	The Bigger Picture
2:25 am	مناسک حج
2:45 am	میجک شو
3:05 am	فیتھ میٹرز
3:55 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	درس
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:25 am	میجک شو
7:45 am	کڈز ٹائم
8:10 am	اسلامی مہینوں کا تعارف
8:40 am	خطبہ عید 13 ستمبر 2016ء
9:20 am	عید قربان
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:05 pm	The Bigger Picture
1:55 pm	سوال وجواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ 9 ستمبر 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
5:55 pm	خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2010ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:15 pm	عید قربان
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:20 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ قادیان

حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجنسٹ) حامد احمد

تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔ کارکنان کیلئے خصوصی رعایت

یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ

رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

تاریخ عالم 9 ستمبر

☆**1901ء**: حضرت اقدس مسیح موعود کا ''مفید الاخیار'' کے نام سے اشتہار شائع ہوا۔ جس میں حضرت اقدس نے اپنی کتب کا امتحان لینے کی تحریک فرمائی۔

☆ **1087ء**: آج کے دن شاہ انگلستان William the Conqueror کی وفات ہوئی۔ حضرت مصلح موعود نے اپنی ایک رویاء میں خود کو ساحل سمندر پر ایک فوجی جرنیل کے فاخرانہ لباس میں دیکھا تھا اور ساتھ ہی غیب سے آواز آئی کہ William the Conqueror۔

☆ **1976ء**: آج کے دن چین کے عظیم فلاسفر، ماہر تعلیم، سیاست دان، قائد، عوامی جمہوریہ چین کے اولین صدر ماؤزے تنگ کی وفات ہوئی۔

☆ **1991ء**: آج کے دن تاجکستان نے سوویت یونین سے آزادی حاصل کی۔

☆**2001ء**: آج کے دن افغانستان میں شمالی اتحاد کے سربراہ احمد شاہ مسعود کو صحافی کے روپ میں آئے دو خودکش بمباروں نے حملہ کر کے قتل کر دیا۔

☆**2009ء**: آج دبئی میٹرو کا باقاعدہ افتتاح ہوا، جزیرہ نما عرب میں یہ پہلا اربن ٹرین نیٹ ورک تھا۔

☆ **2015ء**: ملکہ الزبیتھ دوم برطانیہ کی سب سے زیادہ لمبا عرصہ حکومت کرنے والی ملکہ قرار پائیں۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

اٹھوال فیبرکس

لان کی تمام ورائٹی پر سیل

بوتیک اور فینسی ورائٹی لیلن، کاٹن بوتیک اور مردانہ ورائٹی، بوسکی، کرنڈی، لٹھا، کاٹن اور نوردین کی مردانہ ورائٹی بھی دستیاب ہے۔

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

لُوٹ سیل میلہ

9 ستمبر بروز جمعۃ المبارک

لیڈیز بچگانہ جوتوں کی ورائٹی پر

سیل۔ سیل۔ سیل

مس کولیکشن شوز

اقصیٰ روڈ ربوہ

زرعی رقبہ برائے فروخت

کل قابل کاشت رقبہ 28 ایکڑ 7 کنال راجن پور شہر سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر۔ نہری پانی اور ٹیوب ویل کی سہولت موجود ہے۔ گورنمنٹ کی سکیم بائی پاس قریب سے گزرنے والی ہے۔

رابطہ: 0044-2085717164,7412611851

0337-1600669

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 9 ستمبر

طلوع فجر	4:25
طلوع آفتاب	5:46
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:25
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	40 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 ستمبر 2016ء

8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:50 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 9 ستمبر 2016ء

احباب جماعت کو عید الاضحیٰ مبارک ہو

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

047-6212434-6211434

شہزاد گارمنٹس

سیل۔ سیل۔ سیل

مخصوص ورائٹی پر سالانہ کلیئرنس سیل

عید کی شاپنگ کیلئے مردانہ، بچگانہ پینٹ شرٹ اور بچگانہ ورائٹی پر خاص رعایت۔ تمام کالج سکولز کے یونیفارم دستیاب ہیں۔

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 6212039

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور

جرمن ادویات کا مرکز

سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510

0344-7801578

کریسنٹ فیبرکس

ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

گرینڈ سیل میلہ مورخہ 7 ستمبر بروز بدھ تا عید تک

100-200-300-400 اور 500 روپے میں

حاصل کریں۔ بچگانہ، لیڈیز، جینٹس، سلیپر، سینڈل اور پمپس

باٹا شوز شوروم

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

0334-6383658